1919 ـ سمندری جانور کھانا

سوال

کیا کوئی ایسا سمندری جانور بھی ہے جو کھانا جائز نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہم پر اللہ سبحانہ و تعالی کی نعمت ہے کہ اس نے ہمارے دین کو بہت آسان اور سہل بنایا ہے، اور ہم پر کوئی سختی اور شدت نہیں، اور ہم پر ہماری استطاعت و طاقت سے باہر کوئی کام لازم نہیں کیا، ہمارے لیے بہت ساری اشیاء حلال کر دی ہیں جو پہلی شریعتوں میں حرام کی گئی تھیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، اور تم پر تنگی نہیں چاہتا .

اور اس میں سمدری کھانے والی اشیاء بھی شامل ہیں، چاہیے وہ حیوان ہو یا نباتات، زندہ ہو یا مردہ.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تمہارے لیے سمندر کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے فائدہ کے لیے، اور مسافروں کے واسطے المآئدة (96).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں: اس کا شکار وہ ہے جو اس سے زندہ پکڑا جائے، اور اس کا کھانا وہ ہے جو سمندر مرا ہوا باہر پھینک دے.

اور بہت ہی قلیل سمندری جانور ایسے ہیں جنہیں بعض اہل علم نے مندرجہ بالا اباحت سے مستثنی کیا ہے، اور وہ درج ذیل ہیں:

1 ـ مگرمچھ:

صحیح یہی ہے کہ اس کا کھانا جائز نہیں، کیونکہ اس کی کچلی ہے، اور پھر یہ خشکی پر بھی رہتا ہے۔ اگرچہ یہ زیادہ وقت پانی میں بھی بسر کرے۔ تو ممنوعہ جانب غالب سمجھی جائیگی (اور وہ یہ ہے کہ یہ خشکی والا اور کچلی والا جانور ہے).

2 ـ مینڈك:

اسے کھانا جائز نہیں، کیوکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈك قتل کرنے سے منع فرمایا "

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (6970) میں بھی ہے.

اور قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جسے قتل کرنا منع کیا گیا ہو اسے کھانا جائز نہیں، کیونکہ اگر اس کا کھانا جائز ہوتا تو اسے قتل کرنا جائز ہوتا.

3 ـ بعض اہل علم نے سمندر سانپ کو بھی مستثنی کیا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ اگر وہ صرف سمندر میں ہی رہتا ہو تو درج ذیل فرمان باری تعالی کے عموم کی بنا پر کھانا جائز ہو گا:

فرمان باری تعالی ہے:

تمہارے لیے سمند کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے فائدہ کے لیے المآئدۃ (96).

4 ـ پانی میں رہنے والا سمندری کتا اور کچھوا:

لیکن صحیح یہ ہے کہ اسے ذبح کرنے کے بعد کھانا جائز ہے، کیونکہ یہ خشکی اور سمندر دونوں جگہ رہتا ہے، اس لیے ممنوعہ جانب کو غالب کیا گیا ہے، اور یہاں ایك قاعدہ اور اصول ہے وہ یہ کہ:

" جو چیز بھی سمندر اور خشکی دونوں جگہ رہتی ہے اسے۔ احتیاطا۔ خشکی میں رہنے والے جانور کا حکم دیا جائیگا، اس لیے اسے ذبح کرنا ضروری ہے "

لیکن اس سے سرطان خارج ہے، اسے ذبح کرنا لازم نہیں چاہے وہ سمندر اور خشکی دونوں جگہ رہتا ہے، کیونکہ اس میں خون نہیں.

5 ـ ہر وہ چيز جس ميں ضرر اور نقصان ہو اس كا كھانا جائز نہيں، چاہے وہ سمندرى ہو كيوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم اپنے نفسوں كو قتل مت كرو، يقينا اللہ تعالى تمہارے ساتھ رحم كرنے والا ہے .

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

اور تم اپنے آپ كو ہلاكت ميں مت ڈالو .

ديكھيں: المغنى (11 / 83) اور حاشية الروض (7 / 430) اور تفسير ابن كثير (3 / 197) اور احكام الاطعمة تاليف الشيخ فوزان.

واللہ اعلم .